منشورِ محمدی

۱۳۰۶

بنگلور

BANGALORE

منشور مسلمان جمیع ممتاز بخاتمہ
باخاتمہ و سرآمد منشور محمد

فوریت بلا تورید انجیل متجیل
گویان صفت و سیرت پیرو محمد

نمبر ۷ | مطبوعہ ۵ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار مشتمل دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

اعجاز قرآن اور رسالت پیغمبر آخر الزمان کی نسبت ایک عیسائی محقق کا اقرار

ہمارے پاس بعض صاحبون کے خطوط اس امر کی شکایت مین موصول ہوے کہ "منشور محمدی مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۰۵ مین کسی صاحب نے م۔ خ۔ پونہ کے نام سے باسورتہ اسمنہ کی کتاب کی بڑی تعریف کی اور خریداری کا بھی شوق دلایا اور آخر مضمون مین باقی آیندہ بھی لکھدیا تھا مگر ابتک اوسکا بقیہ مضمون نہین طبع ہوا بہتر ہوگا اگر آپکے معزز مضمون نگار تھوڑا تھوڑا ترجمہ کرکے طبع کراتے رہین بلکہ انسب تر یہ ہے کہ شروع سے تھوڑا تھوڑا کرکے کتاب پوری کر دین" ایک اور صاحب لکھتے ہین کہ" وہ کتاب کہان اور کس قیمت کو ملتی ہے" ہم کو امید ہے کہ ہمارے پونہ والے دوست م۔ خ ضرور اس شکایت کو رفع کرین گے اور اس کے جواب کیطرف توجہ کرین گے۔

انجیل برنباس مین حضرت نبی آخر الزمان کی بشارت اور عیسائیون کی عقیدۂ مصلوبیت و الوہیت مسیح کی بطلان

کتاب اظہار عیسوی مؤلفہ پادری تہاکر داس مشنری مقام پسرور ضلع سیالکوٹ پریس بنرین چرچ جلد ۲ صفحہ ۳۲۹ مین لکھا ہے" ایک حصہ انجیل برنباس کا جو لامناتی نے بیان کیا ہے اس مین وہ برنباس کہتا ہے کہ محمدیون کا عذاب دایمی نہ ہوگا مسیح کو نبی سے زیادہ کہین نہین کہا ہے اس مین وہ مطلع کرتا ہے کہ جب یہودی تیاری کر رہے تھے کہ مسیح کو جاکر زیتون کے باغ مین پکڑین وہ چار فرشتون

کی خدمت سے تیسرے آسمان پر اوٹہایا گیا یعنے جبرئیل
میکائیل اسرافیل اور عزرائیل اور نہ کہ دنیا کی آخر
تک نہ مریگا اور کہ یہود ا اوس کی عوض صلیب پر
کیچنیکا خدا نے اجازت دی کہ یہ فریبی یہودیون کی
نظرمین مسیح کا ایسا ہمشکل معلوم ہوا اور اونہون
نے اوسکی عوض گرفتار کرکے پلاطوس کے حوالہ
کیا اور کہ اوسکو افقت اسقدر رہتی کہ کنواری مریم
اور رسول ہی وہو کہا کہا گئی لیکن بعد ازان یسوع
مسیح نے خدا سے اجازت لی کہ اگر اونہین تسلی دیوے
ایک بڑا حصہ انجیل برنباس کا جو لامنائی
نے بیان کیا ہے۔

جونس صاحب نے اس حصہ کا فہری شش کی لاطن
سے انگریزی مین ترجمہ کیا اور اس جگہہ انگریزی
سے اردو مین کیا جاتا ہے اور وہ یون ہے۔ باکرہ
(مریم) مصنف برنباس اور یعقوب اور یوحنا کے
ساتہہ اوس دن جس مین سردار کاہن کا فتوی
صادر ہوا یروشلم کو لوٹ گئے باکرہ نے جو خدا
سے ڈرتی رہتی اگرچہ سردار کاہن کی فتوی کی
ناراستی کو جانتی تہی اپنی خاص جان پہچانون سے
کہا کہ تم میری بیٹی کو بہول جاؤگے مگر خدا جو سب
انسانون کی طبیعت سے واقف ہے جانتا تہا کہ

---

* قرآن مجید مین اسیکی طرف اشارہ ہے جو فرمایا۔
ماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لہم۔ یعنے نہ قتل
کیا اوسکو اور نہون نے اوسنہ سولی دی بلکہ
مشتبہ ہوا اون کو۔ ۱۲

کسطرح ہم اور یسوع کی ماہیوا کی موت کی بابت
(جسے ہمنے اپنا اوستاد یسوع سمجہا) اور اوس کے
مرودن مین سے جی اوٹہنے کی امید مین نہایت
مضطر تہی اسلئے کنواری مریم کے محافظ فرشتے مسیح
آسمان کو چڑہ گئے جہان یسوع فرشتون کی مجلس مین
تہا اور سارا احوال اوس سے بیان کیا اسپر یسوع
نے خدا سے عرض کی کہ مجہے اجازت ہو تاکہ جاکر اپنی
ماا ور اپنی رسولون کو دیکہون تب خدا ے رحیم
نے اپنی سب سے معزز چار فرشتون کو حکم دیا یعنے
جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل کہ وہ یسوع کو
اوس کی ماکی گہر یجا دین اور وہان متواتر تین
دن اوسکی نگہبان رہین اور کسی شخص کو جو اسکی
تعلیم پر ایمان نہین لایا اوسے دیکہنے نہ دیوین سو
یسوع جلال سے گہیرا ہوا لان مین آیا جہان
کنواری مریم اپنے دو بہنون کے ساتہہ تہی اور
مارتہا مریم مگدلینی کے ساتہہ اور لعازر مصنف کے
ساتہہ اور یوحنا یعقوب اور پطرس کے ساتہہ
تہا جو اسے دیکہہ کر اوس حیرت کے سبب سے مردی
سے زمین پر گر پڑی تب یسوع نے اپنی ماں اور
باقیون کو زمین پر سے اوٹہا کر کہا کہ مت ڈرو
کیونکہ مین یسوع ہون اور غم مت کرو کیونکہ مین
زندہ ہون اور مردہ نہین اسپر بہی وہ سب یسوع
کے نظارہ پر بالکل حیران کہڑے رہے جیسے وہ
دراصل مانتے تہے کہ مرگیا ہے آخر کار باکرہ نے نہایت
غمناکی سے اوسے مخاطب کرکے کہا مین تیری منت

کرتی ہون میرے بیٹے یہ کیونکر ہوا کہ جس حال مین خدا
نے تجھے مردون کو زندہ کرنیکی قدرت بخشی تو وہ
تجھے اس طرح موت کے حوالہ کرے جس سے میری
رشتہ داردن اور دوستون اور تیری تعلیم
کی بدنامی ہو یہان تک کہ وہ سب جو تجھ پر مہربان
تھے موت کی خبر سے حیرانگی مین پڑ گئے تب یسوع
نے اپنی ماں کو ہم آغوش کرکے کہا کہ ای میری
ما - مجھ پر ایمان لا کیونکہ مین یقینا کہتا ہون کہ
مین ہرگز نہین موا اسلئے کہ خدا نے مجھے دنیا کی آخر
تک باقی رکھا ہے جب وہ یون کہہ چکا تو اسنے
چاہا کہ چار دین فرشتے اپنے تئین ظاہر کرین اور
بیان کرین کہ سارا ماجرا کیونکر ہوا تب فرشتے
اپنے جلوے مین چار آفتابون سے ظاہر ہوے
اسپر وہ سب کے سب اوس حیرانی سے زمین پر
مردی سی گر پڑے تب یسوع نے اونہین چار
سوتی کپڑے دئے تاکہ اون سے ڈھنپ جاوین
اور اوسکی ماں اور باقی مجلس اونکا ظہور برداشت
کرسکین اور اونہین بولتے سنکر تب اون سبکو
زمین سے اوٹھا کر دلیری بخشی اور کہا کہ یہہ خدا
کے خدمتگزار ہین جبرئیل جو خدا کی پوشیدہ
پیغام لیجاتا ہے میکائیل جو خدا کی دشمنون
سے لڑتا ہے رفئیل جو مردون کی روحون کا اختیار
رکھتا ہے اور یورئیل جو آخری دن سب کو
عدالت کے لئے جمع کریگا تب فرشتون نے
مریم سے بیان کیا کہ کس طرح یہود ا یسوع کا شکل
بنایا گیا تاکہ اسکے اور اوسکے دشمنون کے
پر لانے کا ارادہ کیا آپ ہی اوندھا اوسپر
مصنف (برنباس) بولا کہ اتنا کہا مجھے وہ آرزو ہی
اب سوال کرنے کی مل سکتی ہے جو اب تک تھی جبکہ
تو ہم سے کلام کرتا تھا یسوع نے کہا برنباس جو
سوال تو چاہتا ہے کر اور مین اوسکا جواب دونگا
تب مصنف (برنباس) نے کہا ای میرے اوستاد
چونکہ خدا مہربان ہے پھر وہ کیون اسطرح ہم کو
دکھہ دیتا ہے اور ہمین یقین دلاتا ہے کہ تو فی الحقیقت
مرگیا تھا اور تیری ماکو موت تک غم دلایا ہے اور
اور تو خدا کا قدوس ہے کیون خدا اجازت دیتا
ہے کہ تو ایسی بے عزتی سے زیر کیا جاوے گویا کہ
تو کلوری پر مجرمون کی ساتھہ مارا گیا یسوع نے
جوابدیا ای برنباس مجھپر ایمان لا کہ ہر ایک گناہ
خواہ وہ صغیر ہو خدا جس سے وہ نفرت انگیز اوسکی
سخت سزا دیتا ہے اسلئے کہ میری ما اور میری
ایماندار شاگرد دنیاوی محبت سے ملاوٹ کی سا
مجھے پیار کرتے تھے تو خدا نے صادق کو منظور ہوا
کہ اونہین اس محبت کی ابہی سزا دیوے تاکہ بعد
اسکی دوزخ کی مشقون مین اسکی سبب سے دکھہ
نہ اوٹھاوین اور اگرچہ مینے دنیا مین بے عیب
زندگی بسر کی تھا اسلئے کہ لوگ مجھے خدا اور خدا
کا بیٹا کہتے تھے خدا کو پسند آیا کہ شیاطین کا روز
عدالت مجھپر ٹھٹھا کرنا روسے کہ مین یہود ا
کی موت سے اس دنیا مین بے عزتی سہون اور

سبکا یہہ احتمال ہو کہ مین صلیب پر موا اسلئے یہ ندامت
محمد کے آنے تک باقی رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا
تو سب کو جو خدا کی شریعت کو مانتے ہین اس غلطی
سے رہا کریگا۔ فقط (مضمون راقم) یونی ٹیرین
اپاڈکریفل گاسپل کہ اوسی مین انجیل برنباس ہی
ہے مبسوط دلایل سے بڑی بڑی کتابون مین ثابت
کرتے ہین کہ سچی انجیل ہی قدیم کلیسیا کی قانونی
فہرست مین ہے اور بڑی کونسلون مین مقبول
رہی فادرون کی استعمال مین رہی اور اس
وقت تمام جماعت یونی ٹیرین کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مرسل و نبی برحق جانتے ہین اور
اناجیل اربعہ کو بیان کرتے ہین کہ روایتون
کی کتابون سے انتخاب کرکے دوسری صدی
مین کسی عیسائی نے مرتب کیا اور رومی کلیسیا
دیونانی کلیسیا کی فادر دبشپ نے بحکم پوپ
اصلاح دیکر کم وبیش کیا اور قدیم زمانہ مین
اناجیل اربعہ بوجہ اختلاف مضامین کے بمنزلہ
احادیث کی اوسکا رتبہ نہ تہا اور رباب ۲۷ و
۲۸ متی مین بوجہ ترمیم مضامین کی اسقدر اختلاف
نسخہ ہر ہر کلیسیا کی نسخون مین ہی کہ تمیز نہین
ہوتا ہے کہ دراصل صحیح نسخہ کیا تہا اس کی
غلطیون کے چننے مین بڑی کوشش کرکے جداگانہ
کتاب لکہی اور نسخہ موجودہ پراٹسٹینٹ
و رومن کیتھلک دونونکی بے اعتباری ظاہر کرتی
ہین فقط۔ راقم سید احمد حسین محلہ حاجی گنج

بلدہ عظیم آباد پٹنہ۔

عیسائیون کی کتابین اور رسالے اسلام کے رد مین

(بقیہ)

ضیاء النورین

یعنے جواب رسالۂ پادری ٹھاکر داس

پادری ٹھاکر داس لکہتے ہین قولہ مسیح گفتار و رفتار
مین یکسان اور ثابت قدم تہے مسیح مین اعلیٰ خواہشین
ہمیشہ مقدم اور مسلط نظر آتے ہین کوئی بات
اوسکو طریق قائمہ سے دائین بائین نہین کرسکتی
(۱) حرص دنیاوی اس مین نا پدید ہے جب شیطان
اسے دنیا کی ساری بادشاہتین اور ان کی
ساری شان و شوکت دکہلاتا ہے اور سجدہ
کرنے کے وعدے پر اسے سب کچہ دیتا ہے تو
حرص دنیاوی اس مین نہین بہر گئی ان چیزون
کے لئے مغلوب نہین ہوجاتا بلکہ کہتا ہے کہ اے
شیطان دور ہو اور خداوند کو جو تیرا خدا
ہے سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر متی
۴-۸-۱۰- پھر جب لوگ چاہتے تہے کہ آوین
اور اسے زبردستی بادشاہ کرین آپ اکیلا
پہاڑ پر چڑہ گیا (یوحنا ۶-۱۵) اور بجائے اسکے
کہ ایسی حرص کا مغلوب ہو وہ اپنی خدمت سے
شروع سے برابر فرماتا ہے اور اسی بات پر
ثابت قدم ہے کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین

بلکہ انسانی بادشاہت ہے ان سب تمسیحون کا مدعا یہی ہے
جو انسان کی بادشاہت کی بابت فرماتے ہین دیکھو انجیل
متی باب ۱۶ اور اپنے پیروون سے ہمیشہ اس بات
کے متقاضی ہین کہ اپنا انکار کرو اور اپنی صلیب اٹھاکر
میری پیروی کرو۔

جواب پادری صاحب فرماتے ہین کہ مسیح گفتار و رفتار
مین کیسان استواری و ثابت قدمی سے اتھتی ۔ انجیل یوحنا
۱۰ باب ۱۰ مین ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے یہودیون
نے انسے عید مین چلنے کے واسطے گزارش کی تو حضرت
عیسیٰ نے جواب دیا کہ مین نہ جاؤن گا اور جب حضرت
عیسیٰ کے بھائی روانہ ہو گئے تو حضرت عیسیٰ چھپ کر
عید مین گئے اس ایک جملہ مین گفتار و رفتار دونون
کی بے استواری اور ناثابت قدمی ظاہر ہوی
اور نہ فقط دنیا کے آگے بلکہ خدا کے آگے کیونکہ خدا کے
گھر یعنے بیت المقدس مین وہ عید کرنے گئے تھے اور
پیشتر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ کچھ اسباب سفر اپنے ساتھ
نہ لو پھر وہ حکم منسوخ فرمایا بلکہ اسپر اور یہ زیادہ
کیا کہ اپنے کپڑے بیچکر تلوار خرید کرو (لوقا ۲۲ باب
۳۶) پر گفتار و رفتار مین استواری ہوی یا بے
استواری اور حضرت عیسیٰ نے اپنی بادشاہت سے
جو انکار کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ اس
پردہ مین یہودی اپنی مخالفت ظاہر کرین گے
اور قیصر سے یہ مخبری کرسکے کہ یہ شخص بغاوت کرکے
آپکے ملک مین بادشاہ بنا چاہتا ہے حضرت عیسیٰ
کو گرفتار کروا دین گے اوس وقت معدودے

چند فقیون سے یہ کب ممکن تھا کہ قیصر سے مقابلہ کیا
جاتا پس حضرت عیسیٰ نے اپنی حالت پر نظر کرکے
یہ فرمایا کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے
دنیا مین بادشاہت کرنا میرے لئے خدا کو منظور نہین
ہے اور اسیوجہ سے اپنے پیروون سے حضرت عیسیٰ نے
فرمایا کہ اپنا انکار کرو اور اپنی صلیب اٹھاکر میری
پیروی کرو جیسا کہ پادری صاحب نے بھی لکھا ہے
لیکن باوجود اسکے تعجب ہے کہ مسیحی سلطنتین دنیا
مین ترقی کرتی جاتی ہین اور تب بھی خود کو وہ
پیرو حضرت عیسیٰ کہتے ہین حالانکہ حضرت عیسیٰ صاف
فرماتے ہین کہ جو کوئی اپنی صلیب اٹھاکر میری پیروی
نہین کرتا میرے لایق نہین (متی ۱۰ باب ۳۸) پھر
فرمایا کہ جو کوی میری پیروی کیا چاہے چاہیے
کہ وہ اپنا انکار کرے اور صلیب اٹھاکر میری پیروی
کرے (مرقس ۸ باب ۳۴) پھر فرمایا کہ اگر کوی چاہے
کہ میری پیروی کرے تو اپنا انکار کرے اور اپنی
صلیب ہر روز اٹھاکر میری پیروی کرے (لوقا
۹ باب ۲۳) پھر فرمایا کہ جو کوی اپنی صلیب اٹھاکر
میری پیروی نہین کرتا میرا شاگرد نہین ہوسکتا۔
(لوقا ۱۴ باب ۲۷) صلیب اٹھانے سے مراد سخت
مصیبتون فقر و فاقہ کی برداشت کرنا اور جو کوی
کا لفظ یہ اشارہ ظاہر کرتا ہے کہ قیامت تک مسیحیون
کو یہی اپنا شعار کر لینا چاہیے کہ علامت پیروی
مسیح کی یہی حالت بے مائگی اور پریشان حالی
ہے پس جبکہ ایسے شد و مد سے حضرت عیسیٰ نے اپنی

میرو نہیں یہ علامت بتلاوی باوجود دلیل کے مسیحیون کی
فادار ی اور فرمان روائی کیا یہ نہین ظاہر کرتی
ہے کہ یہ ہرگز حضرت عیسیٰ کے پیرو نہین ہین اور
جبکہ یہ سب حضرت عیسیٰ کے پیرو نہ ثابت ہوے
تو اب پادری صاحب اپنے ہی اقرار سے بموجب
شیطان کے جسنے حضرت عیسیٰ کو دنیا کی سلطنتین دکھلائی
تہین پیرو ہوے یا نہین۔ واہ پادری صاحب اس
دلیل سے تو آپنے خود کو جو سیکڑون روپیہ مشن
سے پاتے ہو اور تمام روئے زمین کے مسیحیون کو
سراسر بے ایمان اور پیرو شیطان ثابت کر دیا اور
مسلمانون کو حضرت پیغمبر اسلام نے کبھی دانستہ
فتنہ حالی کی ہدایت نہین فرمائی اور اگرچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسباب سلطنت سے کچھ بھی
علاقہ نہ تھا جیسا کہ سب جانتے ہین تاہم قرآن مجید
مین حق تعالیٰ کے طرف سے یہ انعام ہے کہ وعد اللہ

الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم

فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الایہ

یعنے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگون سے جو ایمان لائے
اور کئے ہین اونہون نے نیک کام ہر آئینہ خلافت
بخشیگا اون کو زمین کی جسطرح کہ خلافت بخشی تھی
اون لوگون کو جو اون سے پہلے تھے الخ۔ پہلے لوگون
سے مراد حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد جنہین پادری
صاحب خود صفحہ ۱۸ مین فرماتے ہین کہ موسیٰ اور
داؤد خدا کے نائب ہو کر بادشاہت کرتے تھے انتہی
جس کو خدا سرفراز کرے اسکی عظمت کو ناپسند

کرنے والا وہی ہوگا جو شیطان کا پیرو ہو جاوے۔ باقی آیندہ

بقیۂ اثبات تحریف

ناظرین حق پرست خیال فرمائین کہ جمہور عیسائیون کا
اتفاق ہمنے ثابت کر دیا ہے کہ ضرور باب ۲۴ کا استثنا
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا بعد الحاق کیا گیا
ہے اور الحاق کرنے والے کے احوال مین جس قدر
اختلاف ہے وہ بھی ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے کہ صرف
انکلون سے حضرات عیسائی کام چلا رہے ہین اور
یہ امر سچ بھی ہے کیونکہ ابتک حضرات عیسائیون
نے قطعی دلیل سے کوئی شخص بلا اختلاف الحاق
کرنیوالا ثابت نہین کیا اب اس ردی اور ناقص
سامان سے بہر دسے پر الحاق سے انکار کرنا حضرات
عیسائیون کا سراسر ایمانداری سے بعید ہے اور
اس ردی اور ناقص سامان پر بھی ہم چند اعتراضات
مندرجہ ذیل کرتے ہین اور جواب کے منتظر ہین۔

پہلا اعتراض ہمارا یہ ہے کہ یہ تینون بزرگوار یعنے
حضرت یشوع بن نون اور حضرت شموئیل اور حضرت
عزرا علیہم السلام کا ایک زمانہ نہین بلکہ ان بزرگوارون
کے زمانے مین بڑا اختلاف ہے چنانچہ حضرت یوشع
بن نون کا زمانہ قبل از پیدایش حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے ۱۴۵۱ برس پہلے ہوا ہے اور زمانہ
حضرت شموئیل کا ۱۰۶۳ برس پہلے حضرت مسیح کے
ہوا ہے اور زمانہ حضرت عزرا کا قبل از پیدایش
حضرت مسیح کے ۵۵۶ برس پہلے ہوا ہے جب تینون

بزرگوار دن کا ایک زمانہ ثابت نہین جنکے ذریعہ سے
یہ کام ثابت ہے تو تینون نے ملکر یہ کام کیا ہے یہ
ضرور ہے کہ آپس ہی بزرگ نے الحاق کیا ہوگا اب
جو عیسائی اس امر کا قائل ہے کہ ضرور یہ الحاق حضرت
یشوع بن نون نے کیا ہے تو اوس عیسائی کو لازم
ہے کہ ضرور ان لوگون کی تردید کرکے دکھلاوے
جو اوگ حضرت شموئیل و عزرا علیہ السلام سے الحاق
کرنے کے قابل ہین جب تک ان کی کامل طور پر
تردید نہ کرلے تو وہ حضرت یشوع بن نون کا نام
انصاف سے نہین لے سکتا اسی طرح شموئیل و عزرا
کے قائلون کو لازم ہے کہ اپنی مخالفون کی تردید
کرلین۔

اعتراض دوم۔ ان تینون بزرگوارون کی کتابین
ہماری پاس موجود ہین ہمنے اول سے آخر تک انکا
مطالعہ کیا ہے ہمنے کہین نہین دیکھا جو اون تینون
بزرگوارون نے دعوی کیا ہو کہ یہ چونتیسوان
باب کتاب استثنا کا ہمنے زیادہ کیا ہے یا الحاق
کیا ہے جب یہ دعوی تینون حضرات کا ثابت نہین
تو خدا جانے عیسائی صاحبون کو کہان سے معلوم ہوگیا
کہ ان تینون بزرگوارون مین سے ایک نے الحاق
کیا ہے اگر عیسائی صاحب یہ فرمائین کہ ہمارے معتبر
اور مورخون نے لکھا ہے کہ ضرور ان تینون بزرگون
مین سے ایک نے الحاق کیا ہے تو ہم کہتے ہین کہ
اوس معتبر سے یا مورخ سے لیکر تم سلسلہ اوس بزرگ
تک پہنچاؤ جسکا وہ معتبر یا مورخ قائل ہے بدون

بیس قطعی کے ہم آپ کے معتبر و مورخون کا
کہنا کیونکر مان لین اور بعض عیسائی صاحب فرماتے
ہین کہ یوسی بیس مورخ اپنی تواریخ مین شہادت
دیتا ہے کہ باب ہو سو کتاب استثنا کا حضرت عزرا
علیہ السلام سے زیادہ کیا ہے تو اوس امر کے
ہمارے طرف سے دو جواب ہین۔ اول تو یوسی
بیس تیسری صدی کا شخص ہے اور حضرت عزرا کے
آٹھ سو پچاس برس بعد پیدا ہوا ہے اس کا کہنا
کوئی حجت قایم نہین کرسکتا ہان اگر یوسی عیسائی
یوسی بیس سے لیکر حضرت عزرا علیہ السلام تک
سلسلہ اور سند پہونچا دے تو پھر یہ بات قابل
اعتبار ہو سکتی ہے بدون سندات کے ہم کیونکر
مورخ مذکور کا اعتبار کرین اور یہ مورخ عیسائی
بھی نہا شاید اس نے اپنے مذہب کی رعایت کی
خاطر یون ہی زبانی جمع خرچ پورا کردیا ہو۔ دوم
یہ مورخ عیسائیون کے نزدیک بھی چندان معتبر
نہین ہے کیونکہ یہی مورخ اپنی تواریخ کلیسیہ مین رقم
طراز ہے کہ کتاب مکاشفات حضرت یوحنا حواری
کی تصنیف نہین بلکہ سرنتس ملحد نے تصنیف کرکے
یوحنا حواری کے طرف منسوب کردی ہے اور بعد
تحقیق کے مورخ مذکور صاف لکھتا ہے" اس مین کچھ
شک نہین کہ کتاب مکاشفات یوحنا حواری کی
تصنیف نہین اگر یہ قول مورخ صاحب کا سچا ہے کہ
مکاشفات یوحنا حواری کی تصنیف نہین تو کیون
مکاشفات کو یوحنا کے طرف نسبت دیتے ہو۔ اگر

پیشرو جرنل یوسی میں اس اپنے دعوی میں جھوٹا ہے تو پھر
نور افشاں اس کے پہلے قول کا کیا اعتبار ہے الغرض اس موجب
مرزی اخبار کی تواریخ سے سند پیش کرنا جیسا یہود کی نادانی
ست سہ ماہی قد
نہ للعہ مہ
حصول تمونہ کا ہے الخ۔ اعتراض سوم پادری تھاکر داس اپنی
خط ایک ہی مبر
سہ روزہ ہند اظہار عیسوی مطبوعہ ۱۸۷۳ء کے صفحہ ۱۳۲ میں
پیشرو جرنل لکھتا ہے کہ باب ۳۴ استثنا کی پہلی آیات غالبا
نور افشاں حضرت یشوع نے لکھی ہیں اور باقی چار آیات حضرت
شموئیل نے اور آپ کی اوستاد پادری عماد الدین
پانی پتی اپنی ہدایۃ المسلمین مطبوعہ ۱۸۷۴ء کے
صفحہ ۷ میں فرماتے ہیں کہ یہ تمام باب حضرت
عزرا نے لکھا ہے اب دونوں صاحبوں میں سچا
کون ہے اور کذب کسطرف عائد ہو سکتا ہے اور
یہ جو ہمنے عماد الدین کو تھاکر داس کا استاد لکھا
ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تھاکر داس نے اپنی کتاب
اظہار عیسوی میں عماد الدین کی کتاب ہدایۃ المسلمین
سے اکثر انتخاب کیا ہے" یہ جو عیسائی کہا کرتے
ہیں کہ پہلے زمانہ میں ایک ہی مرد ایک دوسری
بعد کتاب لکھنے کا دستور تھا اور پہلی کتاب کے
آخر دوسری کتاب کا شروع معلوم نہیں ہو سکتا
تھا اسلئے یشوع کی کتاب کا پہلا باب استثنا کی
آخری باب میں شامل ہو گیا اسلئے استثنا کی ۳۴
باب ہو گئے ای حضرات عیسائی صاحبان یہ کہنا
ہی اپکا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ آپنے کبھی
عہد عتیق کو خواب میں ہی نہیں دیکھا دیکھئے عہد
عتیق کے مصنفوں کا دستور ہے کہ جب اپنی کتاب
شروع کرتے ہیں تو اپنا اور اپنے والد کا نام ضرور لکھتے
ہیں دیکھو کتاب شروع امثال سے کتاب ملاکی تک
ہر ایک کتاب سے پہلے باب میں مصنف سے باپ کا نام
موجود ہے اور ہر ایک بائبل دان ان کتابوں کے
پہلے باب کو پہلا ہی باب جانتا ہے ویسے ہی حضرت یشوع
بن نون کے کتاب میں اپکا نام اور آپکے والد کا نام
موجود ہے پھر یہ بنا قاعدہ منطقی اپکا کون عاقل قبول
کر سکتا ہے۔ باقی آیندہ۔

التماس

باوجود التماس مکرر سہ کرر کے ابتک اکثر اصحاب
نے ترسیل زر بقایا اور پیشگی پر توجہ نہیں کی امید ہے
کہ بہت جلد وہ اصحاب جن کے ذمہ قیمت سالہائے
گذشتہ کی باقی ہے اور جنہوں نے پرچہ پہونچنے
کے سات قیمت بھیجنے کے وعدے سے اخبار جاری
کروایا ہے اپنے اپنے حق واجب الادا کو ادا
کر کے ممنون کرین گے اور باقی اصحاب پیشگی سال
حال سے مشکور فرمادین گے۔

تصحیح

منشور محمدی نمبر ۵ جلد ۱۸ صفحہ ۵ کالم دوم سطر ۹
میں معترضین کی جگہہ کاتب کی غلطی سے معترضین
لکھدیا گیا ہے اور صفحہ ۶ کالم دوم سطر ۱۶ میں
تیسرے صفحہ کی جگہہ صفحہ ۵ چاہئے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں محمد شریف کے باہتمام چھپا۔